بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۸ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴	یکم تبوک ۱۳۳۹ ہش یکم ستمبر ۱۹۶۰ء	نمبر ۲۰۱

آئین کمیشن اس سال کے آخر تک ملک کا دورہ مکمل کرلے گا

سوال نامے کے سات ہزار سے زائد جواب موصول ہوئے ہیں

کراچی ۳۱ اگست۔ آئین کمیشن کے سکرٹری مسٹر اے مجید نے ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ آئین کمیشن اس سال کے آخر تک ملک بھر کا دورہ مکمل کرے گا۔ آپ نے کہا کمیشن نے مشرقی پاکستان کا دورہ مکمل کرلیا ہے۔ اب یکم ستمبر سے کراچی میں اس کے اجلاس شروع ہوجائیں گے جو تین ہفتے تک جاری رہیں گے۔ آپ نے کہا مغربی پاکستان کا دورہ اکتوبر اور نومبر میں کیا جائے گا۔ موجودہ پروگرام کے مطابق کمیشن کوئٹہ پشاور اور لاہور میں اجلاس منعقد کریگا ہوسکتا ہے کہ بعض دوسرے شہر بھی اس پروگرام میں شامل کرلئے جائیں۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا آئین سازی کے سلسلہ میں عوام کا ردعمل حوصلہ افزا ہے۔ کمیشن نے مشرقی پاکستان کا دورہ ستر دن میں مکمل کیا۔ کمیشن نے ڈھاکہ چٹاگانگ راجشاہی اور کھلنا میں دو سو سے زیادہ افراد کی شہادتیں قلم بند کیں۔ جن لوگوں کے بیانات قلم بند کئے گئے ہیں۔ ان میں قومی زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ بطور مثال ان میں ۲ زراعت پیشہ لوگ صنعت کار اور سابق سیاستدان بھی شامل تھے۔ آپ نے کہا کمیشن کے سوال نامے کے جواب میں سات ہزار کے لگ بھگ مراسلے مل چکے ہیں۔ اب ان مراسلوں کا لب لباب تیار کر کے انہیں مفید مطلب بنانے کے لئے مرتب کیا جا رہا ہے۔

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں تبادلہ اجناس کا معاہدہ

کراچی ۳۱ اگست۔ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ نے تبادلہ اجناس کی بنا پر ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے مطابق پاکستان متحدہ عرب جمہوریہ سے پچاس ہزار ٹن مصری چاول لے گا اور اس کے عوض پٹ سن۔ پٹ سن کی مصنوعات اور چائے دیگا۔ گزشتہ چھ ماہ میں دونوں ملکوں میں تبادلہ اجناس کی بناء پر تیسرا تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ پہلا معاہدہ فروری میں اور دوسرا مئی میں ہوا تھا۔ ان معاہدوں کے مطابق پاکستان نے متحدہ عرب جمہوریہ سے سیمنٹ خریدا۔ اور اس کے عوض چائے پٹ سن اور پٹ سن کی مصنوعات بھیجی تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۱ اگست۔ بوقت ۸ بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر ایوب سترہ ستمبر کو کراچی پہنچیں گے

کراچی ۳۱ اگست۔ صدر ایوب ۱۷ ستمبر کو کراچی پہنچیں گے۔ تاکہ ۱۹ ستمبر کو پنڈت نہرو کا استقبال کرسکیں۔ اسی دن ۱۹ ستمبر کو نہری پانی کے معاہدے پر دستخط ہوں گے۔ اور دونوں راہنما اگلے دن مری روانہ ہو جائیں گے۔

صدر ایوب کو آسٹریلیا آنے کی دعوت

کراچی ۳۱ اگست۔ حکومت آسٹریلیا نے صدر ایوب کو آسٹریلیا آنے کی دعوت دی ہے۔ خیال ہے کہ صدر ایوب یہ دعوت منظور کرلیں گے۔ اس سے پہلے اطلاع ملی تھی کہ صدر ایوب کو اردن آنے کی دعوت بھی ملی ہے۔

جسٹس شہاب الدین کراچی پہنچ گئے

کراچی ۳۱ اگست۔ آئین کمیشن کے صدر مسٹر جسٹس شہاب الدین لاہور سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے کراچی پہنچ کر ایک بیان میں کہا آئین کمیشن پروگرام کے مطابق اپنا کام کر رہا ہے۔

ایک غلطی کی تصحیح

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور

ام مظفر احمد کے متعلق میری رپورٹوں میں ڈاکٹر مسعود صاحب کا ذکر آتا رہا ہے۔ مگر غلطی سے ان کا نام ڈاکٹر محمد مسعود لکھا جاتا رہا ہے۔ حالانکہ جیسا ان کی والدہ صاحبہ محترمہ سے معلوم ہوا ہے ان کا نام ڈاکٹر مسعود احمد ہے اور ان کی خواہش ہے کہ اخبار کے ذریعہ اس کی تصحیح کردی جائے۔ سو ناظرین تصحیح فرمالیں۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ڈاکٹر مسعود احمد کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ ان کا میو ہسپتال لاہور سے تعلق نہیں۔ کیونکہ وہ نشتر ہسپتال ملتان میں کام کرتے ہیں۔ وہ اپنی رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزانہ صبح و شام ام مظفر احمد کی عیادت کے لئے آتے رہے ہیں۔ اور اپریشن کے وقت بھی ڈاکٹر امیر الدین صاحب کے ساتھ تھے۔ فجزاہ اللہ خیراً

جیسا کہ میں ایک سابقہ رپورٹ میں بیان کرچکا ہوں۔ میو ہسپتال کا عملہ بھی اس موقعہ پر بہت ہمدرد رہا ہے۔ اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب بھی عیادت میں خاص حصہ لیتے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ کلھم

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد لاہور ۲۹/۸/۶۰

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء

من نہ دیدم کہ سگے پیش سگے سر خم کرد

شاعر نے کہا ہے سہ

من نہ دیدم کہ سگے پیش سگے سر خم کرد

شاعر کا مطلب ہے کہ کتا دوسرے کے سامنے اسلئے نہیں جھکتا کہ وہ اس کی اطاعت نہیں کرتا اور آزادی پسند کرتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں انسان ایسا نہیں ہے۔ اگر آزادی کے معنی خوشامد اور چاپلوسی نہ کرنے کے لئے جائیں پھر تو یہ ٹھیک ہے اور ہمارا خیال ہے کہ شاعر کے دل میں یہی بات ہے اور وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ اپنی جنس کے سامنے تو کتا کبھی چاپلوسی سے پیش نہیں آتا۔ مگر انسان بعض دفعہ ایسا گر جاتا ہے کہ وہ دوسرے انسان کے سامنے خوشامد اور چاپلوسی کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتا اس لحاظ سے چاپلوسی اور خوشامد کرنے والا انسان کتے سے بھی بدتر ہے۔

یہ درست ہے کہ انسان جس کو اللہ تعالےٰ نے "احسن تقویم" میں پیدا کیا ہے۔ بعض وقت "اسفل سافلین" میں داخل ہو جاتا ہے اور اتنا گر جاتا ہے کہ کوئی حیوان سے حیوان بھی ایسی پستی میں نہیں گرتا۔ مگر ہمیں صرف ایک پہلو تک نظر نہیں رکھنی چاہیئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ بیشک ایک کتا دوسرے کتے کی خوشامد نہیں کرتا لیکن ایک کتا دوسرے کتے کی اطاعت بھی نہیں کرتا۔ کتوں کی زندگی میں کوئی اجتماعی نظام نہیں۔ اگر بہت سے کتے کوئی کھانے کی چیز دیکھ لیتے ہیں اور اگرچہ وہ سب کے کھانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ مگر نظام نہ ہونے کی وجہ سے اکثر چھینا جھپٹی میں ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر ان میں کوئی نظام ہوتا تو وہ سب ملکر استفادہ کرتے مگر کتا ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ اس میں بالکل آزاد ہوتا ہے۔ وہ صرف نفس پروری جانتا ہے یہی وجہ ہے کہ کتے دنیا میں کوئی ترقی نہیں کر سکے وہ کتے ہی پیدا ہوتے ہیں اور مرنے تک کتے ہی رہتے ہیں اگر انسان کسی کتے کی کچھ تربیت کر لیتا ہے تو وہ اس کتے تک محدود رہتی ہے۔ اس کی نسل یا برادری میں نہیں چلتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ محض وہ آزادی جو کتے کی صفت ہے انسان کے لئے کوئی عمدہ مثال نہیں بن سکتی۔ کتا اگر چاپلوسی نہیں کرتا تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ کتا اسکو اخلاقی طور پر برا سمجھتا ہے۔ یہ عادت تو فطرت ہی سے اسکو ملی ہے۔ جو پیدائش سے مرنے تک اسکے ساتھ رہتی ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی کتے کی خواہش کے مطابق نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسان کی حالت جداگانہ ہے۔ انسان اگر چاپلوسی سے بچے گا اس لئے بچے گا کہ یہ بداخلاقی ہے کہ اپنے جیسے انسان کی محض پیٹ کی خاطر چاپلوسی کی جائے۔ وہ اسکو اپنی ہمت کے منافی خیال کرے گا۔ اور اسکو اپنی ذلت سمجھے گا۔ اگر وہ چاپلوسی اور خوشامد سے بچے گا تو اس سے اسکے کردار میں ایک مثال پیدا ہوگی اس لئے کتے اور انسان کی طبائع میں اصولی اختلاف ہے انسان کے لئے کتے کی مثال ایک لطیفہ تو ہو سکتا ہے مگر اس سے کوئی اخلاقی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ جس سے انسان کو اپنی زندگی میں رہنمائی ملتی ہو۔

انسان کے لئے خوشامد اور چاپلوسی واقعی ایک برائی ہے۔ جس سے اسکو بچنا چاہیئے لیکن اطاعت انسانی کردار کے لئے ایک زیور بھی بن سکتی ہے۔ اگر انسان میں اطاعت کا مادہ نہ ہو تو وہ حیوان بلکہ محض ایک کتا ہے اس کو انسان کہنا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ اگر ہم انسانی زندگی کو دیکھیں تو باوجود آزادی کے وہ ہر سمت سے اطاعت کی زنجیروں میں بندھی ہوئی ہے۔ اگر ان زنجیروں میں سے ایک زنجیر بھی کم ہو جائے تو انسان ڈانواڈول ہو جاتا ہے اور وہ ہلکورے کھانے لگتا ہے۔

سب سے پہلے تو خاندان کے بندھن ہیں۔ جس گھر میں انسان پیدا ہوتا ہے اس میں کوئی اس کا باپ ہوتا ہے۔ کوئی اس کی ماں ہوتی ہے کوئی اس کا بھائی اور کوئی بہن کوئی چچا اور کوئی ماموں۔ ان سب کے ساتھ وہ زنجیروں سے بندھا ہوتا ہے۔ وہ ان زنجیروں کو توڑنا پسند نہیں کرتا اور خوشی سے ان کو قبول کرتا ہے اگر اس کا باپ اس کو کسی کام سے منع کرتا ہے تو وہ اسکو نہیں کرتا۔ اسی طرح وہ ماں کی اطاعت کرتا ہے دوسرے رشتہ داروں کی خواہشات کا بھی احترام کرتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو جب تک اس کے لئے کوئی جائز وجہ نہ ہو اس کی زندگی واقعی اس کتے جیسی ہے جو محض نفس پروری کے لئے جیتا ہے ایک معقول انسان وہی سمجھا جاتا ہے جو اپنی بعض خواہشوں پر اپنے عزیزوں کی خواہشوں کو ترجیح دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے وہی اچھا ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

اسی طرح ہزاروں اطاعت کی کڑیاں ہیں جن میں ایک انسان بطور انسان کے مقید ہے۔ جن کو حتی الوسع قائم رکھنا اس کی انسانیت کو تقویت دیتا ہے اسکے اخلاق کو بلند کرتا ہے اس کے کردار کو چار چاند لگاتا ہے۔ ہم ان ساری زنجیروں کا ذکر اس مختصر مقالہ میں نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم یہاں قرآن کریم کے بتائے ہوئے بندھنوں کا اختصار اً ذکر کرنا چاہتے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:۔

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

یعنی اللہ اس کے رسول کی اور اپنے میں سے اولی الامر یعنی حکام کی اطاعت کرو اگر کوئی انسان ان سہ گونہ اطاعتوں میں کمال حاصل کرے تو یقیناً وہ فلاح پا جاتا ہے وہ اپنی انسانیت کے معراج کو حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بشر خواہ وہ حاکم ہی ہو بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کا بندہ اس کا پیغمبر ہی کیوں نہ ہو وہ اطاعت کے اس عظیم حلقہ سے باہر نہیں رہ سکتا۔ بعض دنیاوی حکام شاید سمجھتے ہیں کہ ہم سب سے بالا ہیں ہم کسی کے ماتحت نہیں۔ ہم کسی کی اطاعت نہیں کرتے ایسا شخص وہی ہو سکتا ہے جس کے حواس باقی نہ رہے ہوں دنیا میں آزاد سے آزاد جابر سے جابر ظالم سے ظالم بادشاہ بھی کوئی ایسا نہیں ہوا جو کسی نہ کسی اطاعت کی زنجیر میں مقید نہ ہو۔ الغرض آپ کسی انسان کا ایسا تصور بھی نہیں لا سکتے۔ جو سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے کہ وہ کسی بندھن میں مقید نہیں ہے۔

اس کے باوجود تقریباً تمام انسان غلط کار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے کسی نہ کسی بندھن کو دانستہ یا نادانستہ توڑ دیتے ہیں کئی انسان ہیں کہ جو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کو نہیں مانتے۔ اس لئے اسکے رسول کی اطاعت کو بھی نہیں مانتے۔ تاہم ایسے انسان بہت کم ہیں جو حکام کی اطاعت نہیں کرتے۔ پھر خود کوئی بڑے سے بڑا حاکم بھی ایسا نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ وہ کسی کی اطاعت نہیں کرتا بے شک بعض ایسے انسان ہوتے ہیں جن کا خیال ہے کہ ان کا قول ہی قانون ہے۔ لیکن غور سے اگر دیکھا جائے تو ایسا انسان بھی بغیر دوسروں کی اطاعت کے حکومت نہیں کر سکتا۔ وہ کسی نہ کسی کے مشورے کو کبھی نہ کبھی مانتا ہے۔ اگر کوئی ایسا انسان ہو جو کسی کے مشورے کو کبھی نہ مانتا ہو۔ اسکی اطاعت کون کرتا ہے وہ چند لمحے ہی حکومت کر سکتا ہے۔ ہم روس کو دیکھتے ہیں کہ جب سے وہاں مادر پدر آزادی کی ہوا چلی ہے کسی کی زندگی محفوظ نہیں ہے۔ کبھی لنن کبھی سٹالن اور آجکل خروشیف برسر اقتدار ہیں بظاہر خروشیف جو چاہے کر سکتا ہے مگر ایسا نہیں ہے اگر آج وہ ایسی خودسری اختیار کرے تو کل یا تو وہ سائبیریا کی ہوا کھا رہا ہو اور یا اس دنیا سے ہی کوچ کر جائے۔

دنیا میں جتنے فتنے اور فسادات پیدا ہوتے ہیں ان کی بنیاد میں "خودسری" مضمر ہوتی ہے پہلے تو نظام کے خلاف ایک خودسر ذرا سر اٹھاتا ہے پھر اس کے ساتھ دوسرے "خودسر" لوگ مل جاتے ہیں اور وہ ملکر فتنہ اٹھا دیتے ہیں جب فتنہ و فساد اپنا کام پوری تباہی کو پہنچا دیتے ہیں اور اقتدار "خود سروں" کے ہاتھ میں آ جاتا ہے تو وہ باہم دست و گریبان ہو جاتے ہیں اور ہر طرف انارکی پھیل جاتی ہے بڑے بڑے انقلاب جو دنیا میں آتے ہیں۔ ان میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ فرانس کے انقلاب کی تاریخ پڑھکر انسان لرز جاتا ہے یہ زمانہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں انسان نہیں بلکہ کتے ناچ رہے ہیں جنہوں نے ایک مردار دیکھ لیا ہے اور چھینا جھپٹی میں مصروف ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انقلاب ہونے ہی نہیں چاہئیں۔ ہونے چاہئیں۔ مگر اطاعت کے اصول کو بالکل نظرانداز نہیں ہونا چاہیئے یہ عجیب بات ہے کہ برطانیہ فرانس سے بہت نزدیک ملک ہے اس میں بھی بعض خودسر انسان انقلاب لاتے رہے ہیں۔ لیکن وہاں ایسی نفسا نفسی کبھی نہیں پڑی۔ اور اگر پڑی ہے تو بہت جلد اس پر قابو پا لیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ آج کل بعض اسلامی کہلانے والے ملکوں میں اکثر لاقانونی کا دور دورہ ہے اور وہ نہایت خونریز انقلابوں کی آماجگاہ ہیں۔ ان میں سے انقلاب کا بہترین نمونہ صرف پاکستان میں دکھایا گیا ہے۔ ایسا پرامن انقلاب تو شاید برطانیہ میں بھی کبھی نہیں ہوا۔ تاہم اکثر اسلامی ممالک کی حالت ناگفتہ بہ ہے وہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کا سبق بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں۔ عراق کا انقلاب ایسا ہی ہے جیسا کہ فرانس کا انقلاب تھا۔ ابھی اونٹ کسی کروٹ نہیں بیٹھا۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اگر اسلامی ممالک نے اللہ تعالےٰ کے حکم کی پابندی نہ کی تو ان کو کیا کیا حشر دیکھنے پڑیں۔

بیشک چاپلوسی اور خوشامد انسانیت کے دامن پر ایک نہایت بدنما اور گھناونا دھبہ ہے لیکن اطاعت انسانیت کا زیور ہے اگر اطاعت کے احکام جس طرح قرآن کریم میں بیان کئے گئے انسان ان پر عامل ہو جائے تو جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انسان صالح شہید۔ صدیق اور نبی بن سکتے ہیں۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء ——— بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

پھر یہاں ضعف سے ایک اور ضعف بھی مراد ہے۔

قاعدہ یہ ہے

کہ جب کوئی شخص کسی کام کو شروع کرتا ہے تو چاہے وہ کتنا بڑا ہو فوراً ہی اس کا رعب قائم نہیں ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ اس کے کارناموں کو دیکھ کر لوگوں پر رعب طاری ہونا شروع ہوتا ہے۔ اسی رعب کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نُصرت بالرعب مسیرۃ شھر مجھے خدا تعالیٰ نے اس قدر رعب فرمایا ہے کہ ایک ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمن مجھ سے ڈر جاتا ہے۔ مگر ابتدا میں ہم دیکھتے ہیں کہ

اُحد کے موقعہ پر

مدینہ کے پاس دشمن آیا۔ اور اس نے صرف آٹھ میل کے فاصلہ پر آکر جنگ کی۔ احزاب کا موقعہ آیا۔ تو دشمن نے عین مدینہ پر حملہ کر دیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس وقت آپؐ کو رعب حاصل نہیں تھا یا نُصرت بالرعب مسیرۃ شھر درست نہیں تھا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو صداقت آپ میں پائی جاتی تھی۔ اس کا محسوس کرانا بھی ایک وقت چاہتا تھا۔ بیشک اُس وقت بھی آپ کا رعب اور دبدبہ ایسا ہی تھا جیسے بعد میں تھا۔ مگر کفار کے دل ایسے نہیں تھے۔ کہ وہ فوراً سمجھ جاتے۔ وہ پہلے

بڑی جرأت سے

حملے کرتے رہے۔ مگر جب ہر حملہ میں انہوں نے شکست کھائی۔ تو پھر پرے پرے رہنے لگے۔ پھر اور پرے پرے رہنے لگے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رعب مسیرۃ شھر سے دشمن کو مرعوب کر دیتا اور اس میں یہ طاقت نہ رہتی کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کر سکے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہلے دن ہی حاصل تھی۔ بدر والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رعب والے تھے مگر کفار نے ابھی آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ پھر جوں جوں نشانات ظاہر ہوتے گئے۔ وہ زیادہ سے زیادہ مرعوب ہوتے چلے گئے۔ ورنہ آپؐ میں روحانیت پہلے بھی دی تھی۔ ہاں لوگ آپؐ کی روحانیت کو نہیں جانتے تھے۔ پھر جوں جوں

علمی اور ظاہری مقابلہ

کے میدانوں میں وہ شکست کھاتے گئے۔ ان پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ سے زیادہ رعب طاری ہوتا چلا گیا۔ اور آپؐ کے مقابلہ میں انہیں پہلے جیسی جرأت نہ رہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپؐ وہی تھے جو براہین کے زمانہ میں تھے۔ مگر پہلے زمانہ میں مولوی بار بار شور مچاتے تھے۔ کہ ہم سے مباحثہ کر لیں۔ اور بعد میں یہ حالت ہوگئی کہ آپؑ چیلنج دیتے تھے۔ تو وہ طرح طرح کے بہانے بنا کر بھاگ جاتے تھے۔ آدمی وہی تھے مگر شروع میں آپؑ کی قابلیت کا لوگوں کو علم نہیں تھا اس

الٰہی نصرت

کا انہیں علم نہیں تھا۔ جو آپؑ کے شامل حال تھی جب انہیں پتہ لگا کہ اس شخص کا مقابلہ کرنا آسان نہیں تو انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت وہی تھی۔ مگر دشمن کو معلوم نہ تھا کہ آپؐ میں یہ طاقت ہے اور نہ معلوم ہونے کی حالت میں لوگ حملہ کر ہی بیٹھتے ہیں۔ جیسے پتنگا حملہ کرتا اور اپنے آپ کو آگ میں ڈال دیتا ہے۔ آخر وہ کیوں اپنے آپ کو آگ میں ڈالتا ہے۔ کیا وہ موت سے نہیں ڈرتا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے مگر اسے علم نہیں ہوتا کہ یہ موت ہے اسی طرح ابتداء زمانہ میں لوگوں کو معلوم نہیں تھا کہ کس طرح خدا ان لوگوں کی مدد پر کھڑا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ مسلمانوں کے رعب نے ترقی کی۔ اور رعب ایک ایسی چیز ہے جو جسمانی طاقت سے زیادہ کام دیتا ہے۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ رستم کے گھر میں چور آگیا۔ اس نے دیکھا تو چور کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا۔ چور بھی طاقتور تھا دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ اتفاق کی بات ہے کہ چور پہلوانی کے فن میں زیادہ ماہر تھا۔ اس نے رستم کو گرا لیا اور تلوار نکال کر اس کی گردن کاٹنے لگا۔ جب رستم نے دیکھا کہ اب میرے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تو اس نے زور سے آواز دی کہ آگیا رستم یہ سنتے ہی چور کے ہوش اڑ گئے۔ اور وہ اس کے سینہ پر سے اٹھ کر بھاگ گیا۔ اس نے اپنے ذہن میں یہ سمجھا تھا کہ میں نے جس کو گرایا ہے وہ رستم نہیں بلکہ رستم کا نوکر ہے۔ جب اسے معلوم ہوا کہ

رستم آگیا

ہے تو باوجود اس کے کہ اس نے رستم کو ہی گرایا ہوا تھا وہ اٹھ کر بھاگ گیا۔ تو نام کی طاقت عمل کی طاقت سے زیادہ ہوتی ہے یہیں دیکھ لو انگریزوں کو اللہ تعالیٰ نے حکومت کی وجہ سے ایک رعب عطا کیا ہوا ہے۔ اس رعب کا یہ اثر ہے کہ ہر ایک سپاہی گاؤں میں جاتا ہے تو نمبردار ذیلدار اور سفید پوش اس کے آگے پیچھے پھرتے ہیں۔ اور تھانیدار اور داروغہ جی کہتے ہیں ان کا منہ خشک ہوتا ہے۔ اور اگر وہ ذرا آنکھیں نکال کر دیکھے تو سب کانپنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ ایسے جوان بھی گاؤں میں ہوتے ہیں جن کے سامنے کئی کئی سپاہیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اگر مقابلہ ہو تو سپاہی پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں۔ مگر ان میں طاقت نہیں ہوتی۔ وہ ایک سپاہی کے مقابلہ میں بھی ہاتھ اٹھا سکیں۔ یہ کیا چیز ہے۔ جو ان کی طاقت کا باعث ہے۔ رعب ہی ہے۔ جس کی وجہ سے کمزور ہوتے ہوئے بھی دوسرے لوگ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔

ان آیات کا دوسرا مفہوم

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ تمہارا رعب بڑھتا چلا جائے گا۔ گویا صرف مسلمانوں کے طاقتور ہونے کی پیشگوئی نہیں بلکہ فتح پر فتح حاصل کرنے کی پیشگوئی ہے اور بتایا گیا ہے۔ کہ پہلے ایک مسلمان سے دو کفار بھاگیں گے۔ پھر دوسری فتح میں ایک سے تین بھاگیں گے تیسری فتح میں ایک سے چار بھاگیں گے۔ اور اس طرح یہ نسبت بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک ایک مسلمان سے دس دس کفار ڈر کر بھاگ جائیں گے گویا اس میں نہ صرف

جنگی فنون کی مہارت

کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی پے درپے فتوحات کی بھی اس میں خبر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ایک مسلمان اس کے مقابلہ میں ہوگا۔ وہ یہ سنتے ہی کہ مسلمان آگئے ہیں میدان سے بھاگ جائیں گے۔ یہ حکمت ہے جس کے ماتحت پہلے ایک کے مقابلہ میں دو کفار کا اور بعد میں ایک کے مقابلہ میں دس کفار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ابتدائی زمانہ میں نعوذ باللہ مسلمان ایمان میں کم تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں ایک مومن کی دو کفار پر غالب آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اس زمانہ میں ایمان بہت زیادہ تھا بعد میں ایمان کم ہو گیا۔ پھر اس فرق کی کیا وجہ ہے۔ اس فرق کی یہی وجہ ہے کہ پہلے صحابہؓ کا

دُنیا کا رعب

اگلی قوموں کو مل رہا تھا۔ اور دشمن ان کا نام سن کر ہی ڈر جاتا تھا۔

پس ان آیات میں فتوحات اور فنونِ جنگ میں ان کی کامل مہارت کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جب انسان ہر میدان میں جیتتا چلا جاتا ہے۔ تو لوگ خود بخود مرعوب ہوتے جاتے اور ہر میدان میں ہتھیار پھینک دیتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قول اور فعل میں مطابقت

"تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو۔ کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپؐ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپؐ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی"

(ملفوظات ص ۶۴-۶۵)

ہالینڈ میں اسلام کا اثر و نفوذ

احمدیہ مشن کے قیام۔ تعمیر مسجد اور تبلیغی مساعی پر ایک نظر

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل مضمون اس پمفلٹ کا ترجمہ ہے جو ہالینڈ مشن کی ساڑھے بارہ سالہ جوبلی کے موقع پر مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن نے تیار کیا۔ اور کثرت کے ساتھ تقسیم کیا گیا

عبدالحکیم اکمل مبلغ ہالینڈ

ہالینڈ کے ساتھ اسلامی دنیا کا تعلق

ملک ہالینڈ اور اسلامی دنیا میں یوں تو صدیوں سے گہرا تعلق چلا آتا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں جبکہ بین الاقوامی ذرائع آمد و رفت میں حیرت انگیز ترقی کی وجہ سے جملہ ممالک کے درمیان فاصلہ اور دوری کی اہمیت باقی نہیں رہی یہ ملک بھی اس سے مستثنیٰ نہیں اور اس کے نتیجہ میں اہل ہالینڈ کو اسلامی ثقافت اور مذہب کو اور قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

تیرھویں صدی عیسوی میں MR. OLIVER VAN KEULEN جو کہ بشپ اور کارڈینل تھا۔ اس کے ذریعہ ہالینڈ کے تعلقات اسلامی دنیا کے ساتھ قائم ہوئے۔ ڈاکٹر J. F. PIJPER پروفیسر علوم شرقیہ لائیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے نزدیک یہ پہلا ڈچ مستشرق تھا۔ جسے خاص طور پر اسلام کے ساتھ دلچسپی پیدا ہوئی۔

اٹھارھویں صدی عیسوی میں MR. H. RELANDUS پرنسپل یونیورسٹی کالج "اوترخت" اور MR. VAN DER PALM آف لائیڈن دو ایسی شخصیتیں گزری ہیں۔ جو اسلام کے متعلق علمی رنگ میں مطالعہ کی بنیاد رکھنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

انیسویں صدی کے شروع میں اس بارہ میں مزید ترقی ہوئی اور ہالینڈ کے شہر DELFT میں نیدرلینڈ۔ ایسٹ انڈیز رائل اکاڈمی کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی صدی کے وسط میں Mr. DOZY نے مطالعہ اسلام کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کیا اس مشہور عالم کے بعد پروفیسر ڈاکٹر C. SNOUCK HURGRONJE وہ قابل قدر ہستی ہیں کہ جنہوں نے مشرقی علوم میں بہت بڑی مہارت حاصل کی۔ ان کی کاوشوں کا ہی نتیجہ تھا کہ ہالینڈ کی یونیورسٹی لائیڈن کو یورپ میں اسلام کے مطالعہ کے لئے ایک اہم مرکز کی حیثیت حاصل ہو گئی

تاریخ میں ایک اہم دور

بیسویں صدی عیسوی میں ہالینڈ کے تعلقات اسلام کے ساتھ غیر معمولی طور پر استوار ہونے شروع ہوئے۔ جبکہ مشرق میں بیداری پیدا ہونے کی وجہ سے مذہبی تبلیغ و اشاعت کے طریق کار میں ایک قسم کی ایک عظیم الشان تبدیلی رونما ہوئی یعنی اس سے قبل یہی دستور چلا آتا تھا کہ یورپ اپنے مبلغین اور منادوں کو مشرقی ملکوں کی طرف بھجوا رہا تھا۔ تا وہ لوگوں کو حلقہ بگوش عیسائیت کریں۔ مگر اب مشرق سے مجاہدین اسلام مغربی ملکوں کی طرف آنا شروع ہوئے تا وہ یہاں کے لوگوں کو اسلام سے روشناس کرائیں تبلیغ اسلام کی یہ ابتداء اگرچہ بہت ہی چھوٹے پیمانہ پر تھی مگر تاریخی لحاظ سے ایک نہایت ہی اہم دور کی ابتداء ثابت ہوئی۔ ان مبلغین اسلام کی مساعی کے نتائج بہت جلد نمایاں نہ ہو سکے کیونکہ جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم ثانی کے درمیان مالی اور بعض دیگر مشکلات کی وجہ سے یہ کام باقاعدہ طور پر جاری نہ رہ سکا۔ لیکن ۱۹۴۵ء میں جنگ کے ختم ہوتے ہی جماعت احمدیہ جو کہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام کرنے والی واحد اسلامی جماعت ہے۔ نے اپنے مبلغین کو مغربی دنیا میں پھیلا دیا۔ چنانچہ ان مبلغین نے یورپ کے مختلف اہم مقامات پر پہنچ کر اسلامی مراکز قائم کر لئے۔

ملک ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا باقاعدہ مرکز مورخہ ۲ر جولائی ۱۹۴۷ء کو قائم کیا گیا۔ جس کی خبر مقامی پریس کے ذریعہ ملک کے اطراف و جوانب میں آناً فاناً پھیل گئی۔ مثلاً ہالینڈ کے لیڈنگ اخبارات میں سے ہفت روزہ HAAGSCHE POST نے اپنی اشاعت مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۴۸ء میں "جاگتا ہوا مشرق" کے زیر عنوان لکھا۔

"کچھ عرصہ ہوا ہم سے جماعت احمدیہ کے ایک مبلغ کی ملاقات ہوئی۔ یہ مسلمانوں کی ایک ہی جماعت ہے جو وسیع تبلیغی نظام رکھتی ہے۔ مشرق کی اس بیداری نے مغربی دنیا کو اچانک غیر متوقع حالات سے دوچار کر دیا ہے۔ کیونکہ جنگ عظیم کے قبل سے اب تک تو صرف عیسائی مشنری چین، جاپان۔ ہندوستان اور ایسٹ انڈیز بھجوائے جایا کرتے تھے تاکہ وہ وہاں پر عیسائیت کو پھیلائیں مگر اب مبلغین اسلام یورپ آنے لگے ہیں تا یہاں کے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔ ان مبلغین کا کہنا ہے کہ دنیا میں امن اور سلامتی کا قیام صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب سیاسی مساوات کے ساتھ ساتھ مذہبی برابری کو بھی تسلیم کیا جائے۔"

ایک کثیر الاشاعت روزنامہ HAAGCHE DAGBLAD نے اپنی ایک اشاعت میں "جماعت احمدیہ تعاون چاہتی ہے" کے عنوان سے ایک مضمون پر قلم کرتے ہوئے لکھا "احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے انچارج مسٹر حافظ نے کہا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کے درمیان تعاون کی روح پیدا کرنا ہمارے عظیم مقاصد میں سے ہے۔"

ہالینڈ کے ایک دوسرے صوبہ کے اخبار DE AMERSFOORTS COURANT نے زیر عنوان "جماعت احمدیہ بہت بیدار ہے" لکھا۔

"امن اور رواداری جماعت احمدیہ کے درخشندہ پہلو ہیں۔ اسلام میں جہاد کے معنے ان کے نزدیک لوگوں کی روحانی تربیت کے لئے جدوجہد کا نام ہے جسے وہ نہ صرف ہندوستان اور دوسرے مشرقی ممالک میں ہی جاری کئے ہوئے ہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی تبلیغی مراکز کھول کر سرانجام دے رہے ہیں۔ جماعت کے جملہ ممبران اس کام کے لئے رضاکارانہ خرچ برداشت کرتے ہیں جو عام طور پر اچھے پڑھے لکھے مہذب اور حقیقی مسلمان ہیں۔"

عیسائی مکتب فکر کے کٹر حلقوں کی طرف سے چند آوازیں اس سے مختلف بھی سننے میں آئیں چنانچہ ہیگ شہر کے مذہبی خیالات کے ترجمان TIMOTHEUS نے اپنی مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں ایک مضمون "کیا ہلال اسلامی فضائے ہالینڈ پر طلوع کرے گا" کے عنوان سے لکھتے ہوئے کہا۔

"ہم مسٹر حافظ پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمیں ان کی آمد سے کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی وہ ہالینڈ کے عیسائیوں کی ہمدردی حاصل کرنے پائیں گے"۔ وغیرہ وغیرہ

مندرجہ بالا . . . . Timotheus کے اس . . . . . بیان کو ہم ایک لمحہ کے لئے بھی ہالینڈ کے عوام کی آواز کہنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ تھوڑے عرصہ بعد ہی اہل ہالینڈ کے قلوب میں اسلام کے لئے گہری ہمدردی اور دلچسپی کے آثار نظر آنے لگے مشن کی طرف سے اس عرصہ میں اسلامی مضامین پر متعدد کتب شائع ہوئیں اور پمفلٹ چھپوائے گئے۔ ۱۹۵۵ء میں مفصل تفسیر مشن کی طرف سے قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ بھی چھپوا کر شائع کیا گیا نیز انگریزی اور جرمن زبانوں میں بھی ترجمہ کی اشاعت ہوئی۔ ۱۹۵۹ء میں جرمن ترجمہ دوبارہ شائع ہوا۔

ہالینڈ کی پہلی مسجد

ہالینڈ مشن کی تبلیغی مساعی میں لوگوں کی دلچسپی یہاں تک بڑھی کہ متعدد سعید فطرت انسانوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق ملی۔ چنانچہ ان کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کی ضرورت محسوس ہونے لگی اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ۱۹۵۵ء کے آخر میں ایک مسجد ہیگ شہر میں بن کر تیار ہو گئی۔

مسجد ہالینڈ کے افتتاح کی تقریب بھی اسلام اور ہالینڈ کے تعلقات کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے جس کی کارروائی سے ملک کے جملہ عوام کو بذریعہ ریڈیو و اخبارات مطلع کیا گیا۔

ہیگ کے روزنامہ NIEUWE HAAGCHE COURANT نے مسجد کی تعمیر کے چند سال بعد اپنی اشاعت مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۵۹ء میں مسجد کی ایک تصویر دیتے ہوئے لکھا۔

"یہ تصویر جو مسلمانوں کو مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دکھاتی ہے کراچی۔ قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ مسجد ہیگ شہر میں ہی موجود ہے اور یہ تصویر اس کے افتتاح کے موقع پر اتاری گئی تھی۔"

مؤقر جریدہ نے اس پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"مسلمانوں نے آٹھویں اور نویں صدی میں سپین اور ٹرکی کے راستہ یورپ میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ جو ایک کھلی سیاست تھی مگر اب ہمارے زمانہ میں وہ ایک اور دروازہ سے اندر گھسے ہیں اور بجائے فوجوں سے مڈبھیڑ ہوتے کے ان لوگوں سے مل رہے ہیں۔ جن کے قلوب عیسائیت کی حقیقی تعلیم سے خالی ہیں۔۔۔

اور جنہوں نے عیسائیت کے صحیح ماحول سے باہر پرورش پائی ہے۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب مسجد ہیگ ہالینڈ کو اس قدر اہمیت اور شہرت حاصل ہو چکی ہے کہ وہ بفضلہ تعالےٰ سارے ملک میں اسلامی تہذیب و تمدن۔ تعلیم و تربیت اور اسلامی موضوعات پر تبادلہ خیالات کا مرکز ہے۔

جب ہم زائرین مسجد پر نظر ڈالتے ہیں تو چند ایک اہم شخصیتیں بھی ہمارے سامنے آتی ہیں۔ مثلاً سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض کے لارڈ میئر پرنس فہد الفیصل۔ (۲) الحاج ابو بکر (جو آجکل نائیجیریا کے وزیر اعظم ہیں) اور الحاج D.S. Adegbenro وزیر نائیجیریا۔ موخر الذکر مشن کی تبلیغی مساعی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے نائیجیریا واپس پہنچکر ایک خط میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا

"مجھے ۲۰ر جولائی ۱۹۵۹ء کی وہ شام اب تک یاد ہے اور جیسا کہ میں نے اس وقت بھی اپنی تقریر میں بیان کیا تھا کہ یہ موقع میرے سارے سفر یورپ کے دوران سب سے زیادہ خوشکن تھا۔"

جس وجود کی آمد پر مسجد ہالینڈ کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ اور جو اس کی تاریخ میں ایک یگانہ واقعہ ہوگا۔ وہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مسجد میں تشریف آوری ہے۔ حضور جب ۱۹۵۵ء میں ہالینڈ تشریف لائے تو مسجد کی زیر تعمیر عمارت کے اندر لمبی دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ اس جگہ سے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے اعلیٰ سامان پیدا فرماوے۔

جب لائبیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر Tubman نے ہالینڈ کا دورہ کیا تو امام مسجد ہالینڈ نے ان کی خدمت میں قرآن کریم کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا جس کے جواب میں پریذیڈنٹ موصوف نے جماعت کی تبلیغی مساعی کو بہت سراہا اور اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس تقریب کا ایک فوٹو بھی شائع ہوا۔

یہ مسلم مشن ہالینڈ کی تبلیغی مساعی کا ہی نتیجہ تھا کہ ایک ڈچ مستشرق پروفیسر ڈاکٹر ورویس نے اپنے پاکستان کے سفر کے دوران جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ کو بھی جا کر دیکھا اور پھر ہالینڈ واپس آکر مسجد میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سے قبل ۲۰ سال کا عرصہ ہوا کہ پروفیسر ڈاکٹر کریمر نے قادیان کی زیارت کی اور اپنے خیالات کا مندرجہ ذیل پیرایہ میں اظہار کیا تھا۔

"جماعت احمدیہ ایک دلچسپ اور یگانہ مذہبی جماعت ہے جو اسلام کو دوبارہ قوت عطا کرتی جا رہی ہے۔ اس جماعت کے ممبران اپنی تمام تر توجہ صرف دینی تعلیمات پر مبذول کئے ہوئے ہیں۔ اور سیاسیات سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ . . . . . . جماعت احمدیہ کو صرف ایک ہی بات کی دھن ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے وہ اس پیغام (اسلام) کو دوسروں تک پہنچائے سیاسی اسلام سے اسے کچھ تعلق نہیں بلکہ وہ عالمگیر سچائی کے قیام کے لئے کوشاں ہے اور اس لحاظ سے اس نے مسلمانوں میں ایک ترقی یافتہ جماعت کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ یہ ایک ہی مسلم جماعت ہے جس کا پروگرام خالص طور پر تبلیغی ہے اور جس کے افراد عزم ہمت، ایثار اور قربانی جیسے عظیم الشان اخلاق کے حامل ہیں۔ . . . . اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد ضرور ایک بہت بڑی شخصیت کے مالک تھے۔ جب میں نے جماعت کے مرکز قادیان کی زیارت کی تو ان کے اسلام کے پھیلانے کے لئے جوش اور ولولہ کو دیکھکر میں بہت متاثر ہوا۔"

(The Moslem World)

مشن کی مساعی کا مختصر جائزہ

۱۔ ۱۹۵۰ء میں مسجد کے لئے زمین خریدی
۲۔ مسجد کی بنیاد اور اس کا افتتاح ۱۹۵۵ء میں ہوا۔ یہ مبارک تقریبات مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کے ہاتھوں سر انجام پائیں۔
۳۔ قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت ڈچ انگریزی اور جرمن زبانوں ہوئی
۴۔ اسلام کے متعلق ایک لاکھ سے زائد کتب رسالہ جات۔ پمفلٹس وغیرہ شائع کئے گئے۔
۵۔ مشن ہاؤس میں متعدد بار اسلام کے متعلق بڑے پیمانہ پر جلسے۔ مناظر اور تقاریر ہوئیں
۶۔ مبلغین کے ذریعہ سارے ملک میں متعدد سوسائٹیوں اور مجالس میں اسلام پر لیکچر ہوئے۔
۷۔ اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ یہاں ہالینڈ کے ایک عیسائی فلاسفر ڈاکٹر دی یونگ کا اس بارہ میں ایک بیان نقل کر دینا بھی مناسب ہوگا آپ فرماتے ہیں:۔

"مغرب میں تعلیمات اسلامیہ پر اچھی طرح روشنی نہیں ڈالی گئی یہی وجہ ہے کہ ہم اسلام کے متعلق بہت سی غلط معلومات رکھتے ہیں مثال کے طور پر ہم ہر جگہ پڑھتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنا دین تلوار کے زور سے پھیلائیں، حالانکہ اسکے برعکس قرآن میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں۔"

آپ نے مزید لکھا کہ:۔

"اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے میں جو کردار جماعت احمدیہ نے ادا کیا ہے۔ وہ اسکے لئے خراج تحسین کی مستحق ہے۔ ہم خدا تعالےٰ کے شکرگذار ہیں کہ اس نے اسکے ذریعہ ہماری بروقت مدد فرمائی اور ہم اسلام کا صحیح چہرہ دیکھنے کے قابل ہوئے۔ (دیباچہ کتاب Islam and the West شائع کردہ ہالینڈ مشن)

...... زندگی کا یہ بھی نشاں دوستو!

یہ جو دل پر ہے بارِ گراں دوستو۔ زندگی کا یہ بھی نشاں دوستو
آؤ مل بیٹھ لیں ہم گھڑی دو گھڑی جانے پھر ہم کہاں تم کہاں دوستو!
کوئی منزل تو ہو کوئی مقصد تو ہو جا کے ٹھہریں جہاں پر جنوں کے قدم
ورنہ یوں تو جہاں میں گذرتی ہی ہے ہمیشہ سے عمر رواں دوستو!
کون سمجھے اسے کون جانے اسے کس میں تاب نظر ہے کسے جستجو!
پھول ہنستے ہیں کیوں شمع روتی ہے کیوں ہر خوشی میں ہے غم کیوں نہاں دوستو!
دل میں صدق وصفا ہو تو یہ منزلیں راستے فاصلے۔ زاویے کچھ نہیں
منزلِ دوست اتنی کٹھن تو نہیں ایک پردہ ہے بس درمیاں دوستو!
یہ جو یاجوج ماجوج کی چپقلش۔ کار بزم جہاں میں ہے اب شعلہ زن
کہ پہنچے گا اختر کبھی نہ کبھی اپنی منزل پہ یہ کارواں دوستو

(عبد السلام اختر ایم اے)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۱۹ر اگست سے راولپنڈی میں بعارضہ قلب بیمار ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم خانصاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

(۲) میرا ایک بیٹا ٹریننگ حاصل کر رہا ہے اس کی کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (فضل کریم خان محمد نگر لاہور)

۳) ڈاکٹر نور دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی کی صحت ان دنوں کچھ خراب رہتی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق سے نوازے آمین (ریاض احمد باجوہ)

ہفتہ وقف جدید

۳ تا ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

تحریک وقف جدید کی اہمیت کو احباب جماعت پر پوری طرح واضح کرنے کے لئے ہفتہ وقف جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں مقررہ تاریخوں میں جلسے کروا کر مؤثر تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت کو اس تحریک کی برکات اور فوائد سے پوری طرح روشناس کرائیں۔

نیز ایسا انتظام فرمائیں کہ اس ہفتہ کے دوران تمام افراد جماعت تک وصولی اور وعدہ جات میں مزید اضافہ کی تحریک کی غرض سے پہنچا جائے تا جماعت کا کوئی ایسا نہ رہے جو اس مبارک تحریک میں شرکت سے محروم رہ جائے۔

وصولی پر خاص زور دیا جانا چاہیئے۔ جن جماعتوں کی طرف سے اس ہفتہ کے اختتام تک سو فیصدی وصولی کی اطلاع موصول ہوئی ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اس وقت فوری وصولی کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ ورنہ کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان } احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی کسی وکالت کے نام تار دینی ہو تو محکمہ کے ساتھ "تحریک جدید" کا لفظ بھی پتہ میں لکھا کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ کا Ancion A bseas کا اپریشن میو ہاسپیٹل میں مکرم ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب نے کیا ہے کچھ عرصہ سے بیمار رہنے کی وجہ سے ان کی طبیعت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ درویشان قادیان اور احباب سلسلہ عالیہ کی خدمت میں ان کی عاجلہ و کاملہ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حمیدہ صابرہ دختر ڈاکٹر فیض علی صاحب مرحوم۔ لاہور)

(۲) محترم حکیم عبدالرحیم صاحب درویش بعارضہ فالج ایسٹ میڈیکل وارڈ بستر ۳ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپ ایک ہفتہ کے لئے لاہور تشریف لائے تھے مگر اچانک دائیں جانب فالج گرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور ان کے قادیان کے ساتھیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ ان کو سب سے زیادہ ذہنی تکلیف قادیان سے دور ہونے کی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد واپس قادیان جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (عبدالحی ۵۲ راوی پارک۔ لاہور)

(۳) میری دادی اماں صاحبہ ایک ہفتہ سے زہریلے پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ سب بہن بھائیوں سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (جمیلہ فرخندہ لاکاڑہ)

جماعت احمدیہ میں حفاظ کی ضرورت

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حفظ قرآن کے متعلق ایک ارشاد فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء اخبار الفضل مؤرخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا ہے۔ جو احباب جماعت کی توجہ کے لئے پھر شائع کیا جارہا ہے۔

"ہماری جماعت میں قرآن کریم کے حافظ بہت کم ہیں۔ مجھے ڈر آتا ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہو۔ دنیا کے تمدنا کے پیچھے ہم کیسے چل سکتے ہیں۔ اگر چلیں تو دین کے کونے ننگے ہو جائیں۔ تیرہ سو سال تک مسلمانوں نے بادشاہتیں بھی کیں۔ تجارتیں بھی کیں۔ صنعت و حرفت میں بھی حصہ لیا۔ مگر یہ پہلو (یعنی حفظ قرآن) نہیں چھوڑا۔ انہوں نے اپنی مردنی کے زمانہ میں بھی اس کو نہیں چھوڑا۔ اور ہم اپنے زندگی کے زمانہ میں اس کو چھوڑ رہے ہیں۔"

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام حافظ کلاس جاری ہے۔ احباب اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کروائیں اور سلسلہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ نوٹ:۔ مستحق طلباء کو حسب حالات وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ } تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کیلئے داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء شروع ہو کر ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجینئرنگ گروپ کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ ایس۔ سی اور بی اے کلاسز کے طلباء کو تیار کیا جاتا ہے۔ روایاتی عمدہ نتائج بہترین تعلیم کے شاہد ہیں۔ بی اے۔ بی ایس سی۔ آنرز اور "پاس کورس" کے لئے جدید تعلیمی اصلاحات کے مطابق داخلہ ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ دفتر میں دینا ضروری ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ } جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۲۸ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تا کہ وہ اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کالج کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ بھی بالکل واجبی ہے اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ولادت } میرے محترم دوست ملک بلاغ الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ داؤد خیل کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲۳ بروز منگل شام کے چھ بجے پہلی بچی عطا فرمائی ہے احباب سے درخواست ہے کہ نومولودہ کی درازی عمر کے لئے اور بچی کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ہادی احمد خاں پنسلین فیکٹری داؤد خیل ضلع میانوالی)

---

(۴) میرا اہلیہ امۃ الرشید عرصہ دو تین ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ اور درد دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اسے صحت کاملہ عطا کرے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (قریشی محمد اسحٰق واہ کینٹ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز حسب قواعد ۱۵ ستمبر سے قبل مرکز میں بھجوا دی جائیں

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

گھانا اور روس کے درمیان اقتصادی تعاون اور تجارت کے معاہدے

روس گھانا کو چار کروڑ ڈالر کا طویل المیعاد قرضہ دے گا

ماسکو ۳۰ اگست۔ تاس نے اطلاع دی ہے کہ روس اور جمہوریہ گھانا کے درمیان اقتصادی اور فنی تعاون اقتصادی اور تجارت کے معاہدے طے پائے ہیں۔ ان معاہدوں پر دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے ہفتہ کے روز دستخط کر دیئے۔ پہلے معاہدہ کے تحت روس گھانا کو اقتصادی اور فنی امداد دے گا۔

جس کے ذریعہ گھانا کے معدنی ذخائر کا پتہ لگایا جائے گا

ہائیڈرو الیکٹرک پاور سٹیشن قائم کئے جائیں گے مختلف کارخانے تعمیر کئے جائیں گے۔ زرعی خوراک تیار کرنے کے مراکز قائم ہوں گے اور ماڈل فارم منظم کئے جائیں گے۔ اس معاہدہ کے تحت روس گھانا کو فنی ماہرین کی کھیپ تیار کرنے میں بھی مدد دے گا۔ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روس گھانا کو چار کروڑ ڈالر (سولہ کروڑ روبل) کا طویل المدت قرض دے گا۔

تاس نے کہا یہ قرض انہی قواعد کے تحت دیا گیا ہے۔ جن کے تحت روس دوسرے پسماندہ ممالک کو دے رہا ہے۔

تجارتی معاہدہ کے تحت روس گھانا کو مشینیں لوہے کا سامان۔ پیٹرولیم کی مصنوعات تعمیراتی سامان اور دوسری اجناس مہیا کرے گا۔ روس کو اس کے عوض گھانا سے کوکیا کافی۔ ربڑ۔ پھل اور دوسری ایسی اجناس جو گھانا عام طور پر برآمد کرتا ہے۔ ملیں گی۔

خروشیف ماہ ستمبر میں فن لینڈ جائیں گے

ماسکو ۳۰ اگست۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیگن خروشیف ماہ ستمبر کے اوائل میں فن لینڈ کا دورہ کریں گے آپ کے اس دورہ کا مقصد فن لینڈ کے صدر سے ملاقات کرنا۔ اور ان کے ساٹھویں یوم پیدائش پر انہیں مبارک باد پیش کرنا ہے۔

لال قلعہ کی فصیل میں دراڑیں پڑ گئیں

نئی دہلی ۳۰ اگست۔ ہفتے کی رات بھارتی دارالحکومت میں جو زلزلہ محسوس ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے تین سو سالہ پرانے لال قلعہ کی فصیل میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ریزرو بنک آف انڈیا کی نئی تعمیر شدہ عمارت میں بھی دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ دارالحکومت میں ہفتے کے دن زلزلے کے تین جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن میں ایک سو اشخاص مجروح ہوئے۔ اور دو ہلاک ہو گئے۔

- - - - - - - - - ابھی تک ہلاک ہونے والوں اور زخمیوں کے بارے میں کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ دہلی دروازہ سے باہر واقع شہنشاہ فیروز شاہ کے قلعے کا جنوبی دروازہ مسمار ہو گیا ہے۔ ۲۲

۲۲ ہفتے کی رات زلزلے کے خوف سے دہلی کے لوگوں نے گھروں کے اندر سونے کی بجائے باہر کھلے میدان میں بارش میں بھیگتے رہنا مناسب سمجھا۔ بعض لوگوں نے اپنے ملحقہ باغوں اور کھلے میدانوں میں خیمے لگا کر رات بسر کی۔

پاکستان میں ٹرک تیار کرنے کا کارخانہ

کراچی ۳۰ اگست۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں بسوں اور ٹرکوں کے کارخانے کے قیام کے لئے ایک جرمن فرم سے جو بات چیت شروع ہوئی تھی۔ وہ اچھی خاصی آگے بڑھ چکی ہے۔ یہ کارخانہ پاکستان اور جرمنی کے مشترکہ سرمائے سے کھولا جائے گا شروع میں باہر سے پرزے درآمد کر کے بسیں اور ٹرک تیار کئے جائیں گے۔

۳ کپڑا بنانے والی دستی کھڈیوں کے لئے موجودہ شپنگ پیریڈ میں آرٹ سلک یارن کے درآمدی لائسنسوں کا کوٹہ منظور نہ کرنے کے فیصلہ کی وضاحت کی آپ نے کہا کہ جو دستی کھڈیاں ریشمی کپڑا بنانے کے لئے خاص ڈیزائن کی بنی ہوئی ہیں۔ ان کے لئے مصنوعی ریشمی دھاگے کے درآمدی لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ لیکن جو دستی کھڈیاں اس نوعیت کی نہیں بنی ہوئی ان کے لئے ایسے لائسنس نہیں جاری کئے جائیں گے آپ نے کہا کہ ہم نے یہ فیصلہ مناسب سروے کے بعد کیا ہے۔ دستی کھڈیوں کے بعض مالکان نے اس سلسلہ میں احتجاج کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے وہ ناجائز اور بے بنیاد ہے۔

پسماندہ علاقوں میں نئی صنعتیں قائم کرنے کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپے کے درآمدی لائسنس جاری کئے جائیں گے

سرمایہ کاری کے نئے شیڈول کا اعلان دو تین ہفتے تک کر دیا جائیگا

لاہور ۳۰ اگست۔ پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کل شام صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ مغربی پاکستان کے پسماندہ علاقوں کی صنعتی ترقی کے لئے جو ہنگامی پروگرام منظور کیا گیا ہے اس کے تحت ڈیڑھ کروڑ روپے کے درآمدی لائسنس جاری کرنے کے لئے عنقریب درخواستیں طلب کی جائیں گی جن لوگوں کو صوبہ کی صنعتی ترقی سے دلچسپی ہے انہیں اس ہنگامی پروگرام سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان کی طرف سے حال ہی میں منظور کردہ اس ہنگامی پروگرام کے مطابق اس صوبہ میں اوسط اور چھوٹے درجے کی صنعتوں کے قیام کے لئے جولائی دسمبر ۷۰ء کے شپنگ پیریڈ میں درآمدی لائسنس جاری ہوں گے تاہم کسی یونٹ کے لئے پانچ لاکھ روپے سے زیادہ زرمبادلہ کا لائسنس نہیں ملے گا۔

وزیر صنعت نے کل شام صوبائی سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران اس ہنگامی پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے مزید کہا کہ حکومت پاکستان نے کئی سال کے بعد نئی صنعتوں کے لئے درآمدی لائسنس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کا زرمبادلہ پاکستانی ذرائع سے کمائے ہوئے زرمبادلہ میں سے خرچ کیا جائیگا۔

صنعت کاروں کو اس پالیسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے اشیائے صرف کی پیداوار میں اضافہ کی مہم کو کامیاب کرنا چاہئیے۔ آپ نے کہا حکومت نے درمیانے اور متوسط طبقہ کے لوگوں کے اخراجات زندگی کم کرنے کے لئے صنعت کاروں کو خام مال کی درآمد کے لئے بھی فراخ دلی سے لائسنس جاری کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔ اگر متعلقہ صنعت کاروں نے اس کے باوجود اشیائے صرف کی پیداوار میں اضافہ کر کے نرخوں میں کمی نہ کی تو حکومت ان کی پیداوار کے اخراجات کا جائزہ لے کر اس سلسلہ میں خود موثر اقدام کرنے پر مجبور ہو گی

وزیر صنعت نے بتایا کہ حکومت کے متعلقہ اعلیٰ حکام پر مشتمل ایک کمیٹی سرمایہ کاری کے شیڈول کی نظر ثانی کر رہی ہے۔ امید ہے کہ اس کمیٹی کی سفارش کے مطابق نئے شیڈول کا اعلان دو تین ہفتے میں کر دیا جائے گا۔

- - - - - - - - - - (پرائیویٹ)

صنعت کار شیڈول کے مطابق آئندہ پانچ سال کے دوران صنعتی ترقی میں حصہ لے سکیں گے۔ آپ نے اس سلسلہ میں حکومت کی پالیسی کا دوبارہ اعلان کیا کہ جن صنعتوں کے لئے غیر ممالک سے مشینری یا خام مال درآمد کرنے کی ضرورت نہیں ان کے قیام کے لئے حکومت کی اجازت درکار نہیں ہو گی۔ ہر شخص اس نوعیت کی دیسی صنعتوں میں بلا تامل سرمایہ لگا سکے گا۔ حکومت ان کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی

وزیر صنعت نے کہا کہ اس وقت حکومت پاکستان پانچ سالہ منصوبہ کے تحت بڑی صنعتوں کے قیام کی طرف توجہ کر رہی ہے۔ پانچ سالہ منصوبہ کے مطابق فولاد سازی اور کیمیکل کے کارخانے قائم ہوں گے۔ اس کے علاوہ کھاد اور سیمنٹ کی پیداوار میں اضافہ کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں مصنوعی ریشمی (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے پھوپھا محترم ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ میں دل کے حملہ سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان و احباب کرام سے ادب سے درخواست ہے کہ براہ کرم ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعائے خاص فرما کر ممنون فرمائیں۔

(شیخ) نور الحق۔ ربوہ ضلع جھنگ)

(۲) میرے بڑے بھائی محمود احمد فاروقی نے اس سال الیکٹریکل انجنیئرنگ انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہوا ہے اور عنقریب نتیجہ نکلنے والا ہے نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے (مسعود احمد فاروقی نیم ل ربوہ)

(۳) عزیزم معین الرشید صاحب ارشد نے طارق آباد لائلپور میں اپنا کاروبار شروع کیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کاروبار میں ترقی دے اور ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

امین الرشید ہاشمی اسسٹنٹ منیجر ہیرو ذرسنز لمیٹڈ کراچی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ و درویشان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے نیک خادم دین نیز عمر دراز بنائے۔ آمین

(نجیب الدین قریشی ناظم آباد۔ کراچی)

بی۔ ایس سی امتحانات ملتوی

۳۰ اگست پنجاب یونیورسٹی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بی ایس سی اور بی۔ ایڈ کے ہوم اکنامکس میں پہلے ڈپلیمنٹری کے امتحانات ملتوی کر دیئے گئے ہیں یہ امتحانات یکم ستمبر سے شروع ہونے والے تھے۔ امتحانات کی آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا

نہری پانی کا معاہدہ دو دن کے اندر مکمل ہو جائے گا

فریقین میں متعدد اہم نکات پر اصولی سمجھوتہ

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق پاکستانی اور بھارتی وفدوں کو توقع ہے کہ عالمی بنک سے دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کے معاہدے کے بارے میں ان کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے وہ دو دن کے اندر اندر پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ انہی حلقوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا ہے کہ معاہدے کا آخری مسودہ جلد تیار ہو جائے گا اور اسے چار یا پانچ دن تک راولپنڈی اور نئی دہلی بھیجا جا سکے گا۔

اگر دونوں حکومتوں نے اس مسودہ کی منظوری دے دی تو اس صورت میں توقع ہے کہ معاہدہ پر ۱۹ ستمبر کو کراچی میں دستخط ہو جائیں گے۔ ذمہ دار حلقوں نے بتایا ہے کہ دونوں وفدوں نے عالمی بنک کی وساطت سے بہت سی بڑی بڑی باتوں پر اصولی طور پر سمجھوتہ کر لیا ہے اور اب صرف چند باتیں ایسی رہ گئی ہیں جن کی تفصیلات طے کرنا باقی رہ گیا ہے اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ دونوں وفدوں نے قریباً ایک ہفتہ پیشتر واشنگٹن میں از سر نو بات چیت شروع کی تھی۔ تا کہ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر آئیلف کے دورہ برصغیر کی اثنا میں دونوں حکومتوں نے جن امور پر اتفاق کا اظہار کیا تھا اسے سلک تحریر میں لایا جا سکے۔

راوی پر کشتیوں کا پل بنانے کی تجویز

لاہور ۳۱ اگست۔ لاہور ٹریفک کمیٹی نے کل فیصلہ کیا ہے کہ راوی کے پل پر ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے پیش نظر راوی پر کشتیوں کا ایک پل تعمیر کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کی جائے۔

سول اور فارن سروس کے لئے امتحانات

کراچی ۳۱ اگست فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے ۱۵ نومبر کو کراچی، لاہور نیز ڈھاکہ اور بشرط ضرورت لنڈن اور واشنگٹن میں سول اور فارن سروس کا امتحان لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو امیدوار ملک کے اندر موجود ہیں امتحان میں شریک ہونے کے لئے ان کی درخواستیں یکم اکتوبر تک اور جو ملک سے باہر ہیں ان کی درخواستیں ۱۰ اکتوبر تک سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن پاکستان کو مل جانی چاہئیں۔

کھانڈ کی پیداوار بڑھانے کیلئے کانفرنس

ڈھاکہ ۳۱ اگست کل ڈھاکہ میں کھانڈ کی پیداوار بڑھانے کی دو روزہ کانفرنس شروع ہوئی۔ کل کے اجلاس میں صرف سرکاری افسروں نے شرکت کی۔ جنہوں نے کھانڈ کے کارخانوں کے لئے سڑکوں، حمل و نقل اور اسی قسم کی دوسری سہولتوں پر غور کیا آج کے اجلاس میں کھانڈ کے کارخانہ داروں اور گنا بونے والوں کے نمائندے بھی شرکت کریں گے۔

برآمد بڑھانے کے لئے کانفرنس

کراچی ۳۱ اگست۔ مرکزی حکومت نے بادہ اور وزیرہ تجبر کو برآمد بڑھانے کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کانفرنس طلب کی ہے اس میں ملک بھر کے تاجروں اور صنعت کاروں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے یہ تاجر اور صنعت کار صنعت اور تجارت کے قریب قریب تمام شعبوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ابھی افغان حکومت کا جواب نہیں ملا

راولپنڈی ۳۱ اگست۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل رات بتایا کہ پاکستانی ہوابازوں کی رہائی کے سلسلہ میں ابھی حکومت افغانستان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ یاد رہے وہ پاکستانی طیارے ۱۴ اگست کو غلطی سے قندھار میں اتر گئے تھے۔ بعد میں افغان حکومت کے احتجاج کا جواب دیتے ہوئے حکومت پاکستان نے اپنے طیاروں اور ہوابازوں کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیز محمد اکرم کے سر پر سخت چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے بہت بے چینی ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

دستخط سید محمد محسن شاہ مجاہد دارالرحمت غربی ربوہ)

محترمہ فضل بی بی صاحبہ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ فضل بی بی صاحبہ جو حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ عنہ مختار عام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی چھوٹی ہمشیرہ اور خاکسار (شیخ نور الحق دفتر ایم این سنڈیکیٹ) کی نانی تھیں۔ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۸۸½ سال تھی۔

اسی روز نماز عشاء کے بعد نماز جنازہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی اور مرحومہ کو عام قبرستان میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ صحابیہ تھیں بہت صابر و شاکر قانع اور نرم دل خاتون تھیں۔ ہر چھوٹے بڑے سے محبت و شفقت کا سلوک کرتیں جوان عمر میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں لیکن تکالیف اور پریشانیوں کے باوجود ساری زندگی بڑے صبر و شکر سے گذاری مرحومہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا محبت و عقیدت تھی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کبھی کبھی قادیان سے موضع کھارہ بغرض سیر تشریف لاتیں تو ازراہ شفقت اس خادمہ کے گھر ضرور تشریف لے جاتیں اور برکت سے نوازتیں۔

مرحومہ نے ایک بیٹی اور ایک فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم شیخ فضل قادر صاحب انکے داماد اور مکرم شیخ محمد عبداللہ ان کے فرزند ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے! اور مرحومہ پر اپنے افضال اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ احباب سے غائبانہ نماز جنازہ کی بھی درخواست ہے نیز احباب مرحومہ کی اولاد اور دیگر پسماندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح انکا حامی و ناصر ہو آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴